OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

قرآنِ کریم کے موجودہ تراجم میں باہمی اختلافات کے اسباب ووجوہات؟ایک تجزیاتی جائزہ

The causes and reasons of mutual differences in the existing translations of the Holy Quran? An Analytical Review

Noor Akram
Research Scholar, Karachi University, Lecturer Govt Boys Degree College Jhuddo.
Email: noordawa1430@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0000-0003-2816-0850

Prof. Dr. Abdul Latif Hubshi
Principal, Govt. Boys Degree College Jhuddo.
Email: abdullatiftjm@gmail.com,
ORCID: https://orcid.org/0009-0002-4973-282X

Dr. Khawar Anjum
Chief Executive, Nobel Herbel Products Private Limited.
Email: khawaranjum373@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0009-0000-4597-566X

Received on: 12-10-2023 Accepted on: 16-11-2023

Abstract

The Holy Qur'an is the foundation of Islam and the first source of guidance until the Day of Resurrection. Understanding its demands and getting acquainted with its teachings is the satisfaction of the soul of every Muslim. And it is obvious that non-Arab Muslims can get familiar with the Qur'an only through translation. Now the question arises as the Qur'an is an agreed upon book, why can't we get agree on its same translation? And why does every party seem to criticize the translation of another party? Basically, the Holy Qur'an is a book revealed by the Lord of the Universe. This Lord has not only created the entire universe, but is also completely controlling it, and is aware of its every particle and detail about present, past and future. In this book, he addresses his servants. The ignorant, and also pretenders of their own knowledge. Allah knows their right and wrong knowledge. He is also aware of the reality. He guides these disbelievers to the right path by informing them of the errors in their thoughts and actions through their own correct knowledge. Moreover, ignoring their unnecessary wrong information, he explains the matter in such a way that neither the people of the book at that time can say something wrong by referring to this book, nor today, after fourteen years, any scientist of today can refuse the Qur'anic ideas. C. Then, with all these details, the eloquence of the language is of such a high quality and wonder that none of the afsahul-Arab could present Surah, similar to it, nor today, after fourteen hundred years, artificial intelligence can bring words

of its quality. It is obvious that taking care of all these things is not possible for any human being. For this reason, many people do not consider it correct to translate the Holy Quran. Those who have allowed the translation for the needs of the people, also do not believe in literal translation but allow interpretive translation. Now the differences in Urdu translations are of three types. A. Arabic was not correctly translated. B. Urdu wording was criticized. C. an attempt to prove one's theory.

Keywords: Quran, Translation, Uniform-translation, same translation, Interpretation of Quran

تعارف

قرآنِ کریم اسلام کی بنیاد اور قیامت تک کے لئے رشد وہدایت کا اولین وسیلہ ہے۔اس کے مطالب کا سمجھنا اور اس کی تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنا ہر مسلمان کی روح کی تسکین ہے۔اور ظاہر ہے کہ عجمی مسلمان قرآن سے واقفیت ترجمے کے ذریعے سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح قرآن ایک متفقہ کتاب ہے۔اس کے ترجمے پر اتفاق کیوں نہیں ہو پاتا۔اور کیوں ہر جماعت دوسری جماعت کے ترجمے کا تخطیئہ کرتی نظر آتی ہے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی کتاب کے مختلف تراجم ہوں،سب ہی درست ہونے کے دعویدار بھی ہوں اور سب دوسرے کا تخطیئہ بھی کر رہے ہوں اور سب درست بھی ہوں۔اس آرٹیکل میں ہم نے قرآنِ کریم کے مختلف تراجم میں ہونے والے اختلافات اور تخطیئوں کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے تاکہ اس کے اسباب واضح ہوں۔

قرآنِ کریم کا تعارف

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو کہ قیامت تک کے لوگوں کے لئے راہِ ہدایت اور اسلام کی اساس ہے۔قرآنِ کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ معجزہ ہے جو آپ کی نبوت کی طرح قیامت تک کے لئے ہے۔قرآنِ کریم کو نزول کے وقت ہی ماضی،حال اور مستقبل کے لحاظ سے گوناگوں چیلنجز کا سامنا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب کے نازل کرنے کے لئے عربی زبان کو منتخب کیا جو بذاتِ خود عربی زبان کی وسعت اور کمال کی دلیل ہے۔

قرآنِ پاک کے نزول کے وقت کے چیلنجز

قرآنِ کریم کو نزول کے وقت جو چیلنج درپیش تھے وہ درجِ ذیل ہیں۔

نمبر ا۔اس سلسلے کا سب سے پہلا چیلنج جو قرآن کو درپیش تھا وہ یہ ہے کہ ایک بت پرست معاشرے میں جو نسل در نسل بت پرستی میں مبتلا تھے، اور بتوں سے متعلقہ توہم پرستی ان کی گھٹی میں پڑ چکی تھی۔ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید کو ثابت کرنا۔

نمبر ۲۔اہلِ کتاب جو کہ مذہب،جغرافیہ اور کتاب میں تحریف کر چکے تھے۔ان کے ساتھ بحث مباحثہ میں پڑے بغیر،ان ہی کی کتب کی مسلمات کی بنیاد پر،دلائل کے ساتھ ایسے طور پر حق ثابت کرنا،کہ وہ جھٹلانے کے قابل نہ رہ سکیں۔

نمبر ۳۔ کافر بھی چونکہ اہلِ کتاب کی علمیت کے قائل اور ان کے مشورے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالات کرتے تھے۔ان کو ایسے جواب دینا جس میں درست بات بھی بتائی جائے،اہل حق کے ہاں معروف غلط کی تائید بھی نہ کیا جائے اور وہ جواب دونوں جماعتوں کے

لئے مسکت بھی ہو۔

نمبر ۴۔ قرآنِ کریم کی عربیت میں کمال کی فصاحت بلاغت اور علم بیان کی باریکیوں کا اس طور پر خیال رکھنا کہ کوئی انسان ان تمام صفات کا خیال رکھتے ہوئے تین آیتوں جتنی عربی نہ بنا سکے۔

نمبر ۵۔ علمی نکات کو بیان کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال نہ کرنا جو موجود جہلاء کی عقل سے وراء ہو اور وہ اسے جھٹلائیں۔

نمبر ۶۔ کیونکہ اس کتاب نے قیامت تک کے حالات، متضاد علمی نتائج، اور تحقیقات کا مقابلہ کرنا تھا تو الفاظ کا استعمال ایسا ہے کہ جدید ترین تحقیق بھی قرآن کا نتیجہ ہی محسوس ہوتی ہے۔

نمبر ۷۔ کیونکہ قرآن کے مخاطب شہر، دیہات، صحرائی، پہاڑی اور میدانی مختلف طولِ بلد، عرض بلد، خشکی، سمندری، فضائی، خلائی حالات میں موجود ہوں گے ان کے لئے الفاظ میں توسع رکھنا۔

قرآنِ پاک کا علمی مقام:۔

قرآنِ کریم اس ربِ کائنات کی نازل کردہ کتاب ہے جس نے نا صرف سارے جہاں کو بنایا ہے بلکہ مکمل طور پر اس جہان کو کنٹرول بھی کر رہا ہے، اور اس کے ہر ذرے اور رتی سے واقف بھی ہے۔ اس کتاب میں وہ اپنے اُن بندوں سے مخاطب ہے۔ جو نا صرف یہ کہ اس کو جانتے نہیں ہیں، بلکہ جھٹلاتے ہیں، مزید برآں اپنے زعم میں علمِ کلی کے دعویدار بھی ہیں۔ وہ اللہ ان کے درست اور غلط علم کو بھی جانتا ہے اور حقیقتِ حال سے بھی واقف ہے۔ ان منکرین کو ان کی ہی درست معلومات کے ذریعے سے ان کے فکر و عمل میں موجود غلطیوں سے آگاہ کرتے ہوئے درست راستہ کی راہنمائی کرتا ہے۔ مزید برآں ان کی غیر ضروری غلط معلومات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے بات کو ایسے انداز سے بیان کرتا ہے کہ نہ اُس وقت کے موجود اہلِ کتاب اپنی کتاب کا حوالہ دیکر کسی بات کو غلط کہہ سکتے ہیں نا آج چودہ سو سال بعد کوئی سائنسدان قرآنی دلائل اور استدلالات کا انکار کر سکتا ہے۔ پھر ان سب تفصیلات کے ساتھ زبان کی فصاحت و بلاغت کا ایسا اعلیٰ اعجاز اور معیار ہے کہ نا کوئی افصح العرب اس کا مثل کلام پیش کر سکا نہ آج چودہ سو سال بعد آرٹیفیشل انٹیلیجنس اس کے معیار کا کلام لا سکتی ہے۔

کیا قرآن مجید کا ترجمہ ممکن ہے؟

اس سب تمہید کے بعد ان لوگوں کی رائے واضح ہو جاتی ہے جو کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم کا ترجمہ ممکن نہیں ہے۔ ظاہر بات ہے کہ وہ کلام جو کہ اس خلاقِ لم یزل کی صفت ہے جو حال اور مآل سے باخبر، مذاہب و ملل کی تحریفات سے واقف، شریروں کی شرارتوں اور مخلصوں کی نیتوں اور رازوں کا راز دار ہے۔ فلسفیوں کی گتھیاں، اور سائنسدانوں کی موشگافیوں سے باخبر ہے۔ مختلف زمانوں ماضی حال اور مستقبل کے لوگوں کے علم و ظن اور اصل حقیقت دونوں کا بیک وقت عالم ہے۔ اس کی صفتِ کلام کا کوئی فانی سوچ اور محدود علم رکھنے والا شخص کیسے ترجمہ کر سکتا ہے۔ لہذا روٹلج انسائیکلوپیڈیا آف ٹرانسلیشن اسٹڈیز میں حسن مصطفی نے قرآن کے ترجمے کے ذیل میں اس سوچ کو نقل کیا ہے کہ ایک بڑے گروہ کے بقول قرآن کریم کا ترجمہ ممکن نہیں۔ ان کے الفاظ درج ذیل ہیں:

The issue of legitimacy is difficult to separate from the more general question of translatability in discussions of the Qur'ān. Proponents of the absolute untranslatability of the Qur'ān find explicit support for their view in aya number 2 of the sura of Yusuf: 'We have sent it down / as an Arabic Qur'ān' (The Holy Qur'ān: version of the Presidency of Islamic Researches, p. 623; emphasis added). Even today, there is still a strong and influential school of thought that subscribes to the view that the Qur'ān cannot be translated and that any existing 'translations' of it are illegitimate.[1]

قرآن کے ترجمے کی قانونی حیثیت کو قرآن کے قابلِ ترجمہ ہونے کے مباحث سے الگ کرنا مشکل ہے۔قرآن کے مطلق ناقابلِ ترجمہ ہونے کے حامیوں کو سورہ یوسف کی آیت نمبر 2 میں ان کے نظریہ کی واضح تائید ملتی ہے: 'ہم نے اسے عربی قرآن کے طور پر نازل کیا ہے' پریزیڈنسی آف اسلامک ریسرچز، ص 623)۔آج بھی ایک مضبوط اور بااثر مکتبہ فکر موجود ہے جو اس نظریے کو مانتا ہے کہ قرآن کا ترجمہ نہیں کیا جاسکتااور اس کا کوئی بھی موجودہ "ترجمہ" ناجائز ہے۔

اس کے بر خلاف خاص کر آج کے دور میں عمومی رائے یہ ہے کہ ترجمہ ٔقرآن ناصرف ممکن ہے بلکہ کیاجانا چاہئیے۔تاکہ عوام الناس رب کی بات کامفہوم سمجھ سکے اور چونکہ قرآن اس نبی پر اترنے والی کتاب ہے جو نبی ساری زبانوں والوں کی طرف مبعوث ہوااور خود قرآن اپنا تعارف ہدی للناس یعنی ساری انسانیت کی ہدایت سے کرواتاہے تو جس طرح عربی دان طبقہ قرآن کے انوارات اور ہدایت سے مستفید ہوتاہے ایسے ہی ہر زبان والے لوگوں کو قرآن سے مستفید ہونے کا موقع ملناچاہئیے لہذا ترجمہ بھی ہوناچاہئیے۔

کیاقرآنِ کریم کا کوئی ترجمہ لفظی ترجمہ کہلاسکتاہے؟

عمومی طور پر علمائے کرام کا خیال ہے کہ قرآنِ کریم کا لفظی ترجمہ نہیں ہو سکتا۔اور نہ ہی کسی ترجمے کو لفظی ترجمہ کہاجاسکتاہے۔جب کبھی، جس کسی زبان میں بھی ترجمہ کیاجائے گا اگرچہ وہ لفظ بلفظ ہی ترجمہ کیوں نہ کیاگیاہو وہ تفسیری ترجمہ ہی کہلائے گا۔اس کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہے۔اول: یہ کہ قرآنِ کریم میں باری تعالیٰ نے عربی زبان کاانتخاب ہی اس کی فصاحت بلاغت وغیرہ کی وجہ سے کیاہے جو کہ دوسری زبانوں میں موجود ہی نہیں ہیں۔دوم اس وجہ سے بھی کہ قرآن کے صرف لفظ کے ساتھ ہی معنیٰ حاصل نہیں ہوتے بلکہ عبارت النص، اشارۃ النص، دلالت النص اور اقتضاء النص سے بھی معانی ملتے ہیں جن باریکیوں کادوسری زبان میں اہتمام مشکل ہے۔سوم: یہ بیک وقت ماضی، حال اور مستقبل، سب زمانوں کے ہر طرح کے دماغوں، علمی سوچوں، اور جدید ترین نفسیات کو مخاطب کرتاہے، جہاں اس کامخاطب ایک عام ان پڑھ دیہاتی ہے وہیں یہ کسی بھی دور کے جدید ترین تعلیمیافتہ شخص کی بھی راہنمائی کررہاہوتاہے۔ان تمام باتوں کاخیال کرنا کسی بھی دور کی انسانی سوچ کے لئے ممکن نہیں ہے۔

1. «الترجمة الحرفية: هي أن يترجم نظم القرآن بلغة أخرى، ترجمة تحاكيه حذوا بحذو، بحيث تحلّ مفردات الترجمة محل مفرداته، وأسلوبها محل أسلوبه. وهذه الترجمة مستحيلة في حق القرآن العظيم وذلك لسببين أساسيين: أولهما: كونه معجزة للبشر لايقدرون على الإتيان بسورة مثله، ولوكان بعضهم لبعض ظهيرا. الثاني: إنه هداية تؤخذ منه الأحكام، وتستنبط الفوائد والتوجيهات، وهذا الاستنباط لايؤخذ فقط من المعاني الأصلية التي يسهل فهمها والتعبير عنها بلغات أخرى، بل إن كثيرا من الاستنباطات إنما يستفاد من المعاني الثانوية، مثل إشارة النص، ودلالة النص، إلى آخر ما هنالك، ومن غير الممكن أن يحافظ في الترجمة على المعاني الثانوية هذه، لأنها لازمة للقرآن لا تنتقل إلى اللغات الأخرى»[2]

لغوی ترجمہ: قرآن کی آیات کا دوسری زبان میں ایسا ترجمہ کرنا ہے، جو اس کے ایک ایک جزو کا ترجمہ ہو، تاکہ ترجمہ کی لغت قرآن کے الفاظ کی جگہ لے لے، اور اس کا اسلوب اس کے اسلوب کی جگہ لے لے۔ یہ ترجمہ قرآن عظیم کے حوالے سے دو بنیادی وجوہات کی بنا پر ناممکن ہے۔ پہلا یہ کہ یہ ان انسانوں کے لیے ایک معجزہ ہے جو اس جیسی سورت پیدا کرنے سے قاصر ہیں، خواہ وہ ایک دوسرے کے لیے موجود ہوں۔ دوسرا: وہ رہنمائی ہے جس سے احکام لیے جاتے ہیں، اور فوائد اور جہات کا اخذ کیا جاتا ہے، یہ کٹوتی صرف ان اصل معانی سے نہیں لی جاتی جن کو دوسری زبانوں میں سمجھنا اور بیان کرنا آسان ہے، بلکہ ثانوی معانی سے بہت سی کٹوتیاں کی جاتی ہیں، جیسے۔ جیسا کہ متن کا حوالہ، متن کا مفہوم وغیرہ۔ ترجمہ میں ان ثانوی معانی کو محفوظ رکھنا ممکن نہیں ہے، کیونکہ یہ قرآن کے لیے ضروری ہیں اور دوسری زبانوں میں منتقل نہیں ہو سکتے۔

البتہ تفسیری ترجمہ کی جمہور علماء کرام نے اجازت دی ہے۔ تفسیری ترجمہ اسے کہا جاتا ہے کہ انسان اپنی طاقت کے مطابق احتیاط سے قرآن کے مفہوم کو دوسری زبان میں بیان کرے۔ تاکہ دوسری زبانوں کے لوگ بھی کلامِ باری تعالیٰ کا مقصد سمجھ سکیں۔ اس کے جائز ہونے میں کسی طرح کی کوئی بحث نہیں ہے۔ نور الدین عتر کے ہی کلام کا شذرہ پیش نظر ہے:

2. «الترجمة التفسيرية أو المعنوية: هي شرح الكلام بلغة أخرى على قدر طاقة الإنسان. فهي في الواقع تفسير لمعاني القرآن لكنه مكتوب بلغة غير لغة القرآن. بأن نفهم المعنى المراد من النص قدر طاقتنا ثم نعبر عنه باللغة المترجم إليها على وفق الغرض الذي سيق له. وهذه ولا شك ممكنة، لا يماري فيها أحد»[3]

تفسیری ترجمہ یا معنوی ترجمہ کلام کی دوسری زبان میں انسانی طاقت کے بقدر وضاحت کا نام ہے وہ در حقیقت قرآن کے معانی کی تفسیر ہے لیکن کسی دوسری زبان میں۔ یعنی نص سے جو مرادی معانی ہم نے اپنی طاقت کے بقدر سمجھا ہے اسے ہم دوسری زبان میں بیان کر دیتے ہیں اس مقصود کے موافق۔ یہ یقیناً ممکن ہے اور اس میں کسی کو شک نہیں ہے۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اردو میں جو لفظی ترجمے یا حرفی ترجمے کہلاتے ہیں در حقیقت وہ بھی تفسیری ترجمے ہی ہیں۔ کیونکہ وہ قرآن کے مفہوم کی تعبیر کر رہے ہیں۔ کیونکہ کوئی بھی ترجمہ کرنے والے اس بڑے پس منظر سے واقف نہیں ہے جو کہ خالقِ کائنات ان الفاظ سے قیامت تک کی راہنمائی کے لئے بیان کرنا چاہ رہا ہے۔ بلکہ مترجم صرف اپنا فہم نقل کر رہا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کوئی بھی ترجمہ نہ تو قرآن کہلانے کا اہل ہے اور نہ ہی اس کی تقدیس قرآن کے درجہ کی ہے۔

ترجمہ کون کر سکتا ہے؟

اس سلسلے میں ایک طویل بحث تفسیری ترجمے کے اہل شخص کے بارے میں ہے کہ کسے ترجمہ کرنے کی اجازت ہے؟ اور کس کا ترجمہ عوام کو استعمال کرنا چاہئے؟

اس سلسلے کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ مترجم عربی اور دوسری زبان جس میں ترجمہ کرنا چاہتا ہے دونوں پر مکمل عبور رکھتا ہو۔ عربی زبان پر عبور کا مطلب عربی زبان سے وابستہ تمام علوم پر عبور حاصل کرنا ہے۔ یعنی علمِ صرف، نحو، لغت، فصاحت، بلاغت، بیان، بدیع وغیرہ۔ نیز

معانیٔ قرآن سے متعلقہ علوم پر بھی مکمل دسترس ہونی چاہئیے، جیسے علم التفسیر، وشانِ نزول، علم الحدیث، علم اصول الحدیث، نیز علم اصولِ الفقہ اور علم الفقہ کا بھی علم رکھتا ہو۔ علامہ سیوطی رحمۃاللہ علیہ الاتقان فی علوم القرآن میں تفصیل کے ساتھ مفسر کے لئے مطلوبہ علوم کی ایک لمبی فہرست کاذکر کیاہے۔[4]

دوسری شرط یہ ہے کہ کیاگیاترجمہ مجرد رائے سے نہ ہوبلکہ اصولِ تفسیراور علم تفسیر کے مطابق ہو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ مترجم کاکسی باطل رائے کی طرف جھکاؤنہ ہو۔

چوتھی شرط یہ ہے ترجمہ قرآن کے عربی الفاظ نقل کرنے کے بعد فاصلے سے الگ کرکے لکھاجائےاور قرآن کے ساتھ ملاکرنہ لکھاجائے تاکہ کسی کو یہ اشتباہ نہ ہو کہ یہ لفظی ترجمہ ہے۔

3. 1- أن تكون مستوفية شروط التفسير التي سبقت. وذلك يوجب على المترجم استحضار معنى الأصل من تفسير عربي مستوف لتلك الشروط. أما إذا استقل برأيه ولم يكن أهلا لذلك، أو اعتمد على تفسير غير مستوف للشروط فلا تكون هذه الترجمة صحيحة ولا جائزة. وينطبق عليها الوعيد الشديد والإثم الأكيد فيمن قال في القرآن برأيه المجرد.

4. 2 - أن يكون المترجم بعيدا عن الميل إلى أي عقيدة زائغة تخالف عقيدة القرآن، وهذا شرط في الأصل التفسيري أيضا كما هو معلوم.

5. 3- أن يكون المترجم عالما باللغتين: المترجم منها والمترجم إليها معرفة خبرة بأسرارهما، وعلم دقيق بوجوه وضع اللغة، وطرق الأساليب، واختلاف الدلالة بحسب الأسلوب في كل من اللغتين.

6. 4 - أن يراعى في طباعة الترجمة التفسيرية اشتمال الطبعة على القرآن أولا، ثم تفسيره العربي ثانيا، ثم يتبع ذلك بترجمته التفسيرية، حتى لا يتوهم متوهم أن هذه ترجمة حرفية للقرآن.[5]

ترجمہ کیسے لکھاجاناچاہئیے؟

مذکورہ بالاعبارت ایک معاصر عرب عالم کی ہے۔ عرب علماء کے نزدیک لفظی ترجمہ چونکہ ممکن نہیں ہے لہذاہر آیت کے ذیل میں ترجمہ لکھنا درست عمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے یہ وہم پیداہورہاکہ یہ لفظی ترجمہ ہے۔ جوکہ ناممکن ہے۔اسی وجہ سے انہوں نے پاکستانی اور ایرانی طرز ترجمہ پراعتراض بھی کیاہے۔ مگر برصغیر میں یہ روایت چلی آئی ہے کہ عموماترجمہ آیت کے ذیل میں لکھاجاتاہے۔اس سلسلے میں برصغیر کے لوگوں کواپنے طرزِ عمل کے دوبارہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

قرآنِ کریم کے اردو تراجم میں اختلافات کیوں ہیں؟

اب ہم اپنےاصل سوال کے بارے میں غور وفکر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ برصغیر میں قرآنِ کریم کے تراجم کی بناپر باہم حجت بازی اور ایک دوسرے کاتخطیہ کیوں کیاجاتاہے؟اور آیاقرآنِ کریم کے ایک ترجمے پر برصغیر کے لوگ متفق ہوسکتے ہیں۔اور آیاکس ترجمے کو ترجمہ کے طورپر بہترین کہاجاسکتاہے؟سابقہ بحث سے یہ بات توواضح ہوگئی کہ جن تراجم کو ہم لفظی ترجمے قرار دیتے ہیں وہ بھی لفظی ترجمے نہیں کہلاسکتے کیونکہ یہ صرف مترجم کی اپنی سمجھ کابیان ہے۔ قرآن کامضمون ہماری سمجھ سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ زیادہ سے زیادہ جواسے نام دیا جاسکتاہے وہ یہ ہے کہ قرآنِ کریم کے قریبی مفہوم کو مختصر عبارت کے ذیل میں بیان کرنا۔

البتہ رہی یہ بات کہ قرآنِ کریم کے تراجم میں اختلاف کی نوعیت کیاہے؟اس کے جواب کے لئے قرآن پاک کے مختلف تراجم کاتتبع کرنے سے جونتیجہ نکلتاہے وہ یہ ہے کہ قرآن کے تراجم میں اختلافات یانقد تین وجوہات کے باعث کئے جاتے ہیں۔

أ-		کسی عربی الفاظ کے صحیح معنی کے انتخاب میں چوک ہوئی ہے، ؟اس کو پھر دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ غلطی ہوئی، جسکا تخطیۂ غیر متعصبانہ طور پر کیا گیا، دوسری قسم وہ غلطیاں جن کا تخطیۂ متعصبانہ طور پر کیا گیا۔

ب-		ترجمے میں استعمال کیا گیا پیرایہ درست نہیں ہے۔یعنی ترجمے میں استعمال کی گئی اردو پر تخطیۂ کیا گیا؟

ت-		ترجمے میں فرق کی وجہ اپنے نظریے کے اثبات کی کوشش ہے؟

پہلی قسم: کسی حرف کے صحیح معنٰی کی تعیین میں تسامح۔

اگر ہم صرف اردو ترجمۂ قرآن کرنے والوں کی لسٹ بنائیں تو اس کی تعداد صرف انیسویں اور بیسویں صدی کے ترجموں کی تعداد سو کے قریب پہنچ جاتی ہے۔[6] اگر صرف مشہور ترجموں کو لیں تو مشہور ترجموں کے مترجمین عام طور پر اپنے مسلک کی اہم اور مخصوص اہل علم شخصیات ہیں جو کہ یقیناً ترجمے سے متعلقہ علوم پر مکمل دسترس رکھنے والے ہیں، اس کے باوجود ان سے بہت سے مقامات پر تسامح ہونا ممکن بھی ہے اور ہوا بھی ہے۔

غیر متعصبانہ نقد کی مثال:

اس سلسلے میں ماہنامہ الشریعہ اکادمی میں فاضل محقق ڈاکٹر محی الدین غازی کی قسط وار قرآن کے مختلف ترجموں میں تقابل اور نقد چل رہا ہے۔ جو کہ بہت مفید ہے اور اس میں انہوں نے گرائمر کے قوانین اور لغوی تشریحات کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف تراجم کا تقابل کیا ہے۔ اگرچہ وہ بھی ایک بشر ہیں اور انکی رائے بھی ایک شخصی رائے ہے اور اس پر بھی نقد ہو سکتا ہے۔ مگر ان کے نقد کی خاص بات یہ ہے کہ وہ کسی طرح کی فرقہ وارانہ سوچ کے بغیر خالص عربی ادب کو سامنے رکھتے ہوئے موازنہ کر رہے ہیں۔ یہ سلسلہ نومبر ۲۰۱۴ سے چل رہا ہے۔ اس پہلی قسط کے کچھ اقتباس یہاں نقل کیا جاتے ہیں جن میں ڈاکٹر صاحب صحیح ترجمے کی تعیین میں ہونے والی غلطی کی وجوہات کی نشاندہی کر رہے ہیں:۔

"(ا) کبھی ضمیر غائب کا مرجع متعین کرنے میں غلطی ہو جاتی ہے:

7. ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ﴾ 7

متعدد مترجمین نے اس آیت کا یوں ترجمہ کیا: "ان کے لئے سدابہار جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی"۔

اس ترجمہ کی رو سے جنتوں کے یا بعض تراجم میں جنتوں میں ان کے محلوں کے نیچے نہریں بہنے کا بیان ہے۔ جبکہ آیت میں اہل جنت کے نیچے نہریں بہنے کی بات ہے، کیونکہ تَحْتِهِمُ میں ضمیر 'ھم' ہے جو اہل جنت کی طرف ہی لوٹ سکتی ہے، اگر ضمیر 'ھا' ہوتی تو جنتوں کی طرف لوٹتی۔ شاہ عبدالقادر کے ترجمہ میں اس کا خیال کیا گیا ہے، ان کا ترجمہ ہے: "ایسوں کو باغ ہیں بسنے کے، بہتی ان کے نیچے نہریں"۔ جوناگڑھی نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا: "ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی"۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ قرآن میں مذکورہ ذیل دو اور مقامات پر بھی جنتیوں کے نیچے نہریں بہنے کا ذکر ہے، اور وہاں جنت کا ذکر نہیں صرف جنتیوں کا ذکر ہے، یعنی قطعی طور سے اہل جنت کے نیچے نہریں بہنا مراد ہے:

8. ﴿إِنَّ الذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾ 8
9. ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ﴾ 9

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ جنت کے نیچے نہریں بہنے کا مطلب سمجھ میں آتا ہے، گرچہ اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ جنت اوپر ہوگی اور نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں درختوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اہل جنت کے نیچے نہریں بہنے سے کیا مراد ہے، اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ جس طرح قرآن کے بعض مقامات پر جنت کے نیچے نہریں بہنے کا ذکر کیا گیا اور اس سے جنت کے حسن وجمال کو ظاہر کیا گیا، اسی طرح اہل جنت کی خوشحالی ظاہر کرنے کے لئے مذکورہ مقامات پر خود ان جنتیوں کے نیچے نہریں بہنے کا ذکر کیا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ فرعون نے جب موسی کے مقابلے میں اپنی خوشحالی اور اقتدار میں اپنی برتری ظاہر کرنا چاہی تو یہی بات کہی۔ اس نے کہا:

10. ﴿وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي﴾ 10 - (الزخرف:۵۱)

(اور یہ نہریں میرے نیچے بہتی ہیں۔)

11. ﴿فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ﴾ 11 - (الفیل:۵)

"مَأْكُول" کے دو معنی ہو سکتے ہیں، کھائی ہوئی چیز، یا کھانے کی چیز۔

عام طور سے مترجمین نے آیت کے اس ٹکڑے کا ترجمہ کیا ہے: "کھائے ہوئے بھس کی طرح"۔

ترجمہ بالا پر اشکال یہ آتا ہے کہ کھائے ہوئے بھس سے کیا مراد ہے، کھانے کے بعد تو بھس گوبر بن جاتا ہے، سیاق کے لحاظ سے مناسب یہ ہے کہ یہاں ماکول کا ترجمہ "کھایا ہوا" کے بجائے "کھانے کے قابل" کیا جائے، ترجمہ ہوگا: "کھانے کا بھس بنا کر رکھ دیا"۔ محمد فاروق خان کے ہندی ترجمہ میں ہے: "جیسے کھانے کا ب ہو سا ہو"۔'

ڈاکٹر محی الدین غازی کی رائے پر نقد:

باوجویکہ ان کا کام کسی بھی تعصب کے بغیر جاری ہے، مگر انسانی کام میں غلطی کا احتمال ہمیشہ رہتا ہے اور ان کی رائے سے بھی اختلاف کیا جاسکتا ہے، مثلاً چار نمبر میں دو معنی ہونے کیوجہ سے غلطی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مناسب یہ ہے کہ یہاں ماکول کا ترجمہ "کھایا ہوا" کے بجائے "کھانے کے قابل" کیا جائے، ترجمہ ہوگا: "کھانے کا بھس بنا کر رکھ دیا"۔"

مگر بظاہر ان کی یہ رائے درست نہیں کیونکہ کھانے کا بھس نہ ہونا بظاہر اس طرح سمجھا جاسکتا ہے، کہ اگر وہ کھانے کا بھس ہوتا اور اس کو یقیناً قریش کے جانور کھاتے اور وہ اسے بطور فخر بتاتے۔ اور مزید یہ کہ کھائے ہوئے کا صرف یہی مطلب نہیں ہوتا کہ گوبر بن گیا ہو، اگر جانور ذبح کریں تو اس کے پیٹ سے جو کریہہ الشـ کل قسم کا کھانا اپنی اصلی اور گلی ہوئی شکل کے درمیان ہوتا ہے، اسے بھی کھایا ہوا بھس کہا جاتا ہے۔ اور یہاں بظاہر وہی مراد ہونا چاہیئے۔

متعصبانہ نقد کی مثالیں:

اگرچہ جو نقد یہاں ذکر کئے جارہے ہیں ان میں بہت سارے نقد درست ہو سکتے بھی ہیں اور ہیں بھی، مگر چونکہ ان کے ذکر کا مقصد اپنی پارٹی کو اوپر کرنا ہے اور دوسرے کو نیچا دکھانا ہے، تو ایسے درست نقد کو بھی قبول عام حاصل نہیں ہو سکتا۔اس کے علاوہ فنی جرح ایک دوسرے کے تراجم پر ہر فرقے کی موجود ہے۔ "مشتے از خروارے" کے طور پر چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔ یہ آئندہ پیش کی جانی والی عبارتیں مکمل طور پر نقل شدہ ہیں۔

دیوبندی حضرات کی طرف سے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ترجمے پر نقد کے لئے بریلوی علماء کی آراء کا استعمال

دیوبندی حضرات نے مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کے ترجمے پر نقد کے دوران بریلوی علماء کے حوالے پیش کر کے بعض جگہوں پر اعتراض کئے مثلاً سورۂ نحل کی درجِ ذیل آیت ملاحظہ ہو۔اس میں لفظ تجئرون کے ترجمے پر نقد ہے:

وَمَابِكُم مِّن نِّعۡمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيۡهِ تَجۡـَٔرُوۡنَ (6) .12 [12]

ترجمہ: اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی طرف پناہ لے جاتے ہو"۔[13]

قارئین کرام "تجئرون" کی لغوی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

پیر کرم شاہ لکھتے ہیں:

"تجئرون، جائر جؤار ای صاح یعنی چیخنا چلانا، جئر الرجل الی اللہ ای تضرع بالدعاء، تجئرون کا معنی رونا گڑگڑنا"۔[14]

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"اس آیت میں فریاد کے لیے لفظ ہے تجئرون۔اس کا معنی ہے چلا کر فریاد کرنا"۔[15]

ابوالحسنات قادری صاحب لکھتے ہیں:

"تجئرون جؤار سے ہے اور جؤار اصل میں صیاح الوحش یعنی جنگلی جانور کی چیخ کو کہتے ہیں اس کا استعمال محاورہ عرب میں رفع صوت بالدعا میں ہو گیا جس کا حاصل معنی تضرع وزاری کے ہو گئے"۔[16]

قارئین کرام! ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کنزالایمان والا ترجمہ "پناہ لیتے ہو" کسی طرح بھی درست نہیں اصل میں خان صاحب کو ایک دھوکا لگا ہے اور وہ یہ کہ وہ سمجھے کہ شاید اس لفظ کا معنی بھی وہی ہے جو "اجار یجیر" کا ہے اس لیے پناہ لینے کا معنی کر دیا جو کہ ہر طرح سے غلط ہے کنزالایمان کے گن گانے والوں کو باہوش ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ ان کے اپنے ہی علماء خان صاحب کی تحقیق کو رد کر رہے ہیں۔[17]

بریلوی علمائے کرام کی طرف سے دوسرے تراجم پر نقد:

اسی طرح بریلوی علمائے کرام نے مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کی تفسیر کی افضیلت ثابت کرنے کے لئے دیوبندی علمائے کرام و دیگر کے ساتھ ایک موازنہ کیا ہے، جس کی ایک مثال پیش خدمت ہے:

"دغابازی،فریب،دہوکہ،اللہ کی شان کے لائق نہیں

13. ﴿إِنَّ المنٰفِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ [18]

منافقیں دغا بازی کرتے ھیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغادے گا۔(ترجمہ عاشق الٰہی میرٹھی، شاہ عبدالقادر صاحب، مولانا محمود الحسن صاحب)

اور اللہ فریب دینے والاہے ان کو۔(شاہ رفیع الدین صاحب)

خدا ان ہی کو دہوکہ دے رہاہے۔(ڈپٹی نذیر احمد صاحب)

اللہ انھیں کو دہوکہ میں ڈالنے والاہے۔[19](فتح محمد صاحب جالندھری)

وہ ان کو فریب دے رہاہے۔[20](نواب وحید الزّمان غیر مقلّد و مرزا حیرت غیر مقلّد دہلوی و سیّد عرفان علی شیعہ)

دغابازی،فریب،دہوکہ، کسی طرح اللہ کی شان نھیں ہے۔

اعلٰی حضرت نے تفسیری ترجمہ فرمایا،

بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ھیں اور وھی ان کو غافل کر کے مارے گا۔[21]

تفاسیر قرآن کے مطالعے بعد اندازہ ہوتاہے کہ اس ترجمہ میں آیت کا مکمل مفہوم نہایت محتاط طریقہ پر بیان کیا گیاہے۔یہ لفظی ترجمہ نہیں بلکہ تفسیری ترجمہ ہے۔"[22]

اسی طرح دیوبندی علمائے کرام نے مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کے ترجمے پر اور کئی جگہوں پر ادھورے ترجمے کی بھی تنقید کی ہے۔

اہلحدیث علماء کا مولانا محمود الحسن دیوبندی صاحب کے ترجمہ پر نقد:

اسی طرح اہلحدیث علمائے کرام کی طرف سے بھی اسی طرح مولانا محمود الحسن دیوبندی صاحب اور مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کے تراجم پر مختلف تنقیدیں موجود ہیں:

یہ اوپر سورہ بقرہ کی آیت 229 اور 230 ہیں، یہ ترجمہ ہے مولانا محمود الحسن صاحب کا جو دیوبندیوں کے شیخ الہند ہیں،ان دونوں آیات کے ترجمہ میں براہ راست معنوی تحریف کی گئی ہے۔پہلی آیت میں انہوں نے ؛الطلاق مرتان؛ کا ترجمہ کیاہے ؛طلاق رجعی ہے دو بار تک ؛اس میں دو لفظ ؛رجعی ؛اور ؛تک ؛آیت کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں، قوسین لگاتے تو پتہ چلتا کہ یہ مترجم کے اپنے الفاظ ہیں، قوسین نہیں لگائے تو یہ براہ راست قرآن کا ترجمہ ہو گیا جبکہ قرآن میں ایسا کوئی لفظ نہیں،قرآن نے توسرے سے رجعی کا لفظ استعمال ہی نہیں کیا،رجعی کا لفظ تو ایجاد ہی بعد کی ہے۔یہ کتنی بڑی جسارت ہے کہ اپنے الفاظ قرآن میں ڈال دیے، تحریف اور کس کو کہتے ہیں،ان سے تو بہتر وہ مترجمین رہے جنہوں نے کم از کم قوسین ڈال کر یہ تو واضح کر دیا کہ یہ ہم اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں، لیکن شیخ الہند صاحب نے تو حد ہی کر دی کہ اپنے الفاظ کو قرآن بنا کر پیش کر دیا۔

آگے آیت ۱۳۰ میں دیکھیں؛فان طلقھا؛کا ترجمہ کیاہے؛پھر اگر عورت کو طلاق دی یعنی تیسری بار؛یہاں بھی انہوں نے وہی کام کیا جو اوپر کی آیت میں کیاہے،؛یعنی تیسری بار؛یہ قرآن کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟یہاں بھی یہ واضح تحریف ہے۔

اہلحدیث علماء کا مولانا طاہر القادری صاحب کے ترجمہ پر نقد:

اسی طرح اہلحدیث علماء کی بریلویوں کے مختلف تراجم پر نقد موجود ہیں۔ذیل میں ڈاکٹر طاہر القادری کے تراجم پر کیا جانے والا نقد پیش خدمت ہے۔:

پروفیسر صاحب کئی ایک مقامات پر قرآن مجید کا ایسا ترجمہ یا تفسیر بیان کی ہے جو قرآنِ مجید کے ظاہر یا اہل السنۃ والجماعۃ کے اُصولِ تفسیر کے مطابق نہیں ہے،

اسی طرح اُنہوں نے سورۃ نجم کی آیت ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى﴾ کا ترجمہ کیاہے:

قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشم زدن میں شب معراج اوپر جا کر) نیچے اُترے۔[23]

سورۃ زمر کی آیت ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(اے حبیب مکرم!) بے شک آپ کو (تو) موت (صرف ذائقہ چکھنے کے لئے) آنی ہے اور وہ یقیناً (دائمی ہلاکت کے لیے) مردہ ہو جائیں گے۔(پھر دونوں موتوں کا فرق دیکھنے والا ہو گا)[24]

سورہ قصص کی آیت مبارکہ ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ جسے آپ (ہدایت پر لانا) چاہتے ہیں،اسے صاحبِ ہدایت آپ خود نہیں بناتے،بلکہ (یوں ہوتا ہے کہ) جسے (آپ چاہتے ہیں اسی کو) اللہ چاہتا ہے (اور آپ کے ذریعے) صاحب ہدایت بنا دیتا ہے اور وہ راہِ ہدایت کی پہچان رکھنے والوں سے خوب واقف ہے۔(یعنی جو لوگ آپ کی چاہت کی قدر پہچانتے ہیں،وہی ہدایت سے نوازے جاتے ہیں)[25]

سورہ مریم کی آیت ﴿اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا﴾ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب اُنہوں نے اپنے باپ (یعنی چچا آزر سے جس نے آپ کے والد تارخ کے انتقال کے بعد آپ کو پالا تھا) سے کہا:اے میرے باپ! تم ان (بتوں) کی پرستش کیوں کرتے ہو جو نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور تم سے کوئی (تکلیف دہ) چیز دور کر سکتے ہیں۔[26]

اسی طرح پروفیسر صاحب نے سورۃ رحمن کی آیت ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ﴾ میں دو دریاؤں کی تفسیر حضرت حسن اور حسین سے کی ہے۔

اپنی کتاب 'ذبح عظیم' میں سورۃ صافات کی آیت ﴿وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾ میں 'ذبح عظیم' سے مراد حضرت حسین کو لیا ہے۔

قرآنِ مجید میں شرک کی تردید میں جس قدر آیات نقل ہوئی ہیں،پروفیسر صاحب اُنہیں معبودانِ باطلہ یعنی مشرکین کے بتوں اور طواغیت کے ساتھ خاص سمجھتے ہیں اور ان آیات کے عمومی مفہوم کے قائل نہیں ہیں۔اپنے ترجمہ 'عرفان القرآن' میں جابجا اُنہوں نے ایسی آیات

کے ترجمہ میں 'بتوں' کا لفظ محذوف نکالا ہے۔ پس پروفیسر صاحب کے بقول قرآن نے جس شرک کی تردید کی ہے، وہ شرک مسلمان معاشروں میں نہیں پایا جاتا ہے لہٰذا معاصر مشرکانہ اعمال وفعال پر قرآنی آیات کی تطبیق درست طرزِ عمل نہیں ہے۔[27]

دوسری قسم: کسی لفظ یا آیت کے اردو ترجمہ کے پیرایے میں افراط یا تفریط ادب

دوسری قسم میں وہ مخصوص آیات جمع کی ہیں جن کے بارے میں بعض لوگوں کے خیال میں بے ادبی کی گئی ہے جبکہ دوسری طرف کے لوگوں کے خیال میں قرآن کریم کا صحیح ترجمہ نہیں کیا گیا۔اس سلسلے میں چھپنے والے مختلف فرقوں کے پمفلٹ اور جوابی پمفلٹوں کی تفصیل کافی طویل ہے۔ ہمارا مقصد کسی بھی ایک جانب کی طرف داری کرنا نہیں ہے بلکہ ایک مثال پیش کرنا ہے۔

14. ﴿وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (۳۰)﴾ [28]

مولانا محمود الحسن دیوبندی صاحب کا ترجمہ:

وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے[29].

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا ترجمہ:

اور وہ تو اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ (میاں) اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے مستحکم تدبیر والا اللہ ہے[30].

ڈپٹی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ:

اور حال یہ ہے کہ کافر داؤ کر رہے تھے اور اللہ اپنا داؤ کر رہا تھا اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے.

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ:

وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا، اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے[31].

مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کا ترجمہ:

اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے.

15. ﴿اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۱۵)﴾ [32]

مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ:

اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے اور کھینچتا ہے ان کو بیچ سرکشی ان کی کے بہکے ھیں.

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کا ترجمہ:

اللہ ھنسی کرتا ہے ان کے ساتھ اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بہکے پھریں.

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ:

اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے، وہ ان کی رسی دراز کیئے جاتا ہے اور یہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹکتے چلے جاتے ہیں[33].

مولانا محمد جوناگڑھی صاحب کا ترجمہ:

اللہ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور بہکاوے میں اور بڑھا دیتا ہے۔

مولانا محمود الحسن دیوبندی صاحب کا ترجمہ:

جبکہ اللہ مذاق کر رہا ہے ان سے کہ مہلت دیئے جا رہا ہے انہیں، کہ وہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹک رہے ہیں[34] .

مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کا ترجمہ:

اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دیئے جا رہا ہے یہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کا ترجمہ:

اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں[35] .

16. ﴿إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (٨)﴾ [36]

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ:

دونوں ھمارے والد کو ھم سب سے زیادہ محبوب ھیں، حالانکہ ھم ایک پورا جتھا ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ھمارے اباجان بالکل ہی بہک گئے ھیں۔[37]

مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کا ترجمہ:

(خیال کرو) جب انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی ھمارے باپ کو ھم سے زیادہ پیارے ھیں۔ حالانکہ ھم ایک پورا جتھا ہیں۔ بے شک ھمارا باپ ایک کھلی ہوئی غلطی میں مبتلا ہے۔

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کا ترجمہ:

جب وہ (آپس میں) کہنے لگے کہ یوسف اور اس کا بھائی (بنیامین) زیادہ پیارا ہے ھمارے باپ کو ہم سے، حالانکہ ہم قوت کے لوگ ہیں، بے شک ھمارا باپ صریح غلطی میں ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا ترجمہ:

وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ ان کے بھائیوں نے گفتگو کی کہ یوسف اور ان کا بھائی ھمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ھیں، حالانکہ ھم ایک جماعت کی جماعت ھیں۔ واقعی ھمارے باپ (اس مقدمہ میں) کھلی غلطی میں ھیں[38] .

مولانا محمد جوناگڑھی صاحب کا ترجمہ:

جب انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی بہ نسبت ھمارے باپ کو بہت زیادہ پیارے ھیں۔ حالانکہ ھم (طاقتور) جماعت ھیں، کوئی شک نہیں کہ ھمارے ابا صریح غلطی میں ھیں۔

مولانااحمد رضاخان بریلوی صاحب کاترجمہ:

جب بولے کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں، بے شک ہمارے باپ صراحتاًان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں.

17. ﴿مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ﴾ [39]

مولاناابوالاعلیٰ مودودی صاحب کاترجمہ:

تمہیں کچھ پتہ نہ تھاکہ کتاب کیاہوتی ہےاورایمان کیاہوتاہے [40].

ڈپٹی نذیراحمد صاحب کاترجمہ:

تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیاچیزہےاورنہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں.

مولانااشرف علی تھانوی صاحب کاترجمہ:

آپ کونہ یہ خبر تھی کہ کتاب اللہ کیاچیزہےاورنہ یہ خبر تھی کہ ایمان کاانتہائی کمال کیاچیزہے [41]

مولاناامین احسن اصلاحی صاحب کاترجمہ:

نہ تم یہ جانتے تھے کہ کتاب کیاہےاورنہ جانتے تھے کہ ایمان کیاہے.

مولانااحمد رضاخان بریلوی صاحب کاترجمہ:

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل [42].

18. ﴿وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (١١٥)﴾ [43]

مولاناابوالاعلیٰ مودودی صاحب کاترجمہ:

مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں، جس طرف بھی تم رخ کروگے،اسی طرف اللہ کارخ ہے .اللہ بڑی وسعت والاہےاورسب کچھ جاننے والاہے.[44]

مولانااشرف علی تھانوی صاحب کاترجمہ:

اوراللہ ہی کی مملوک ہیں(سب سمتیں)مشرق بھی اور مغرب بھی کیونکہ تم لوگ جس طرف منہ کرواُدھر(ہی)اللہ تعالیٰ کارخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ(تمام جہات کو)محیط ہیں،کامل العلم ہیں [45].

مولانامحمد جوناگڑھی صاحب کاترجمہ:

اور مشرق اور مغرب کامالک اللہ ہی ہے۔تم جدھر بھی منہ کرواوراُدھر ہی اللہ کامنہ ہے،اللہ تعالیٰ کشادگی اور وسعت والا بڑے علم والاہے.

مولاناعاشق الٰہی میرٹھی صاحب کاترجمہ:

اور اللہ ہی کا ہے پورب اور پچھم سو جس طرف تم منہ کرو ادھر ہی اللہ کا سامنا ہے، بے شک اللہ بڑی گنجائش والا خبر دار ہے.

نواب وحید الزماں خان صاحب کا ترجمہ:

اور مشرق اور مغرب کا مالک اللہ ہی ہے پس جدھر کو منہ کرو پس وھی ہے منہ اللہ کا۔ اللہ کا چہرہ ہے بے شک وہ وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے.

مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کا ترجمہ:

اور پورب و پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ ہے (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے) بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے[46].

19. ﴿وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ (٧)﴾ [47]

مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ:

:*اور پایا تجھ کو راہ بھولا پس راہ دکھائی۔

مولانا عبد الماجد دریابادی صاحب کا ترجمہ:

اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا.

ڈپٹی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ:

اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا.

*مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا ترجمہ:

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلادیا۔[48]

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ:

اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ھدایت بخشی[49] .

مولانا محمد جوناگڑھی صاحب کا ترجمہ:

اور تجھے راہ بھولا پا کر ھدایت نہیں دی؟

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کا ترجمہ:

اور تجھے پایا بھٹکتا تو رستہ دکھادیا.

مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب کا ترجمہ:

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی راہ دی[50] .

ان تمام تراجم میں بریلوی مکتب فکر کا دعوی ہے کہ باقی تمام مترجمین نے سوءادب الفاظ استعمال کئے ہیں جبکہ مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب نے اعلیٰ آداب کو سامنے رکھتے ہوئے ترجمہ کیا ہے۔ یقیناً ہر فرقے نے اپنے اعلیٰ حضرات کے خلاف ہونے والے اعتراضات کے تفصیلی جواب دیئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ جب عربی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کسی خاص انداز سے خطاب کیا ہے تو ہم اس پر اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں، مترجم کا کام تو صرف حقیقت پہنچانا ہے۔

بہرحال یہ نقطہ بھی توجہ طلب ہے کہ ادب واحترام کے دائرے کو جب ہر کوئی بڑھاتا جائے تو اس کی انتہا کہیں نہیں رہے گی۔ بعض باتیں جو کہ بے ادبی نہ بھی ہوں وہ ہمیں بے ادبی لگنے لگ جائیں گی۔ جیسا کہ ہمارے ہاں ادب احترام میں غلو کی وجہ سے بعض لوگوں نے سورۂ لہب کی تلاوت کو ناجائز قرار دیا ہوا ہے کہ اس سے آپ ﷺ کے چچا کی مذمت اور ہجو ہوتی ہے، جس سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوگی۔[51] جب اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب تلاوت کے لئے نازل کی تو اس کا انکار کیسے ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف ان حضرات نے خود مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ میں سے گستاخانہ انداز نقل کیا ہے۔ جس میں کچھ جگہوں پر موازنہ کیا ہے۔

20. مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی[52] ترجمہ: تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

''مکروہ'' کا لفظ اگرچہ خان صاحب نے نفی کے ساتھ لکھا ہے لیکن نفی کے ساتھ بھی اس قسم کے الفاظ آپ ﷺ کے شایان شان نہیں۔ اس قسم کے الفاظ میں آپ علیہ السلام کے لیے حوصلہ افزائی تصور نہیں ہو سکتی۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ کیا ''نہ وہ ناخوش ہوا''۔

21. اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ[53] ترجمہ: جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی[54] - جبکہ حضرت شیخ الہندؒ اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: ''جس نے تیری کمر کو جھکادیا تھا''

کئی مقامات پر وہی عیب اور بے ادبی جو بریلوی حضرات نے دوسرے ترجموں پر لگائے ہیں خود کنزالایمان میں ان کی موجودگی ثابت کی گئی ہے

:چند مثالیں ملاحظہ ہوں

(1) تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ[55] ترجمہ: تُو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا۔[56]

22. قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ[57] موسی نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی۔[58]

23. اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ الخ[59] ترجمہ: بے شک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے ''[60]

تیسری قسم: کسی لفظ یا آیت سے اپنے مسلک کے ثبوت کے لئے مخصوص ترجمہ کرنا

بعض دفعہ مترجم اپنے ترجمے کے ذریعے اپنے مسلکی مسئلے کو ثابت کرنا چاہ رہا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مترجم اس مخصوص آیت یا لفظ کا ترجمہ باقی تمام مترجموں سے مختلف کر رہا ہوتا ہے، اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

شیعہ مترجمین کے اپنے مسلک کو ثابت کرنے کے لئے اصل سے ہٹ کر کئے گئے کچھ ترجمے:

محمد حسین نجفی سورۂ آلِ عمران کی ایک آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

24. ﴿اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً﴾ 61

مگر یہ کہ تمہیں ان (کافروں) سے خوف ہو تو پھر (بقصد تقیہ اور بچاؤ) ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[62]

محسن حسین نجفی صاحب سورۂ نساء کی اس آیت کے ترجمے میں رقمطراز ہیں:

25. ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾ 63

پھر جن عورتوں سے تم نے <u>متعہ</u> کیا ہے ان کا طے شدہ مہر بطور فرض ادا کرو[64]

بریلوی مترجمین کے کچھ ترجمے:

کنزالایمان کے مصنف مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی سورۂ انعام کی آیت کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:۔

26. ﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ﴾ 65

تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں **<u>آپ</u>** غیب جان لیتا ہوں[66]

مولانا طاہر القادری صاحب اسی ترجمے کو مزید وضاحت کے ساتھ درج کرتے ہیں

آپ (ان کافروں سے) فرمادیجئے کہ میں تم سے (یہ) نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں <u>اَز خود</u> غیب جانتا ہوں۔[67]،

27. ﴿اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا﴾ 68

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیونکہ یہ خاصہ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لئے) نگہبان مقرر فرمادیتا ہے[69]

28. ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ 70

تم فرماؤ <u>ظاہر صورت</u> بشری <u>میں</u> تو میں تم جیسا ہوں[71]

29. ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ 72

اے <u>غیب کی خبریں بتانے والے</u> (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا <u>حاضر ناظر</u> اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا[73]

30. ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ 74

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا <u>حاضر و ناظر</u> اور خوشی اور ڈر سناتا[75]

31. ﴿وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (٧)﴾ 76

اور اگر آپ <u>ذکر</u> و دعا میں جہر (یعنی آواز بلند) کریں (تو بھی کوئی حرج نہیں) وہ تو سرّ (یعنی دلوں کے رازوں) اور اخفی (یعنی سب سے زیادہ مخفی بھیدوں) کو بھی جانتا ہے <u>(تو بلند التجاؤں کو کیوں نہیں سنے گا)</u>،[77]

اہل حدیث علماء کے ترجمے کی مثال:

32. ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ﴾ [78]

ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر تخت پر چڑھا[79].

نتائج بحث:

اً- تمام بحث کا حاصل اور نتیجہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک چونکہ خدا کا کلام ہے۔اس کے الفاظ اور معانی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ہیں جو کہ تمام زمانوں، علاقوں، لوگوں، نسلوں اور علوموں سے واقف ہے۔جو انسانی معاشروں اور افراد کو پیش آنے والی مشکلات، حالات اور واقعات کا کامل اور اکمل علم رکھتا ہے۔جو اپنے کلام میں جہاں ایک بادشاہ، جرنیل، قاضی، سائنسدان، جغرافیہ دان یا کسی بھی اعلیٰ علمی یا عملی شعبے پر فائز شخص کو مخاطب کرتا ہے وہیں ایک ان پڑھ، غریب، مزدور، دیہاتی کی ذہنی سطح کو بھی ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے کلام کرتا ہے۔ساتویں صدی عیسوی کے انسان سے لیکر آخری صدی عیسوی تک کے ہر بشر سے مخاطب ہوتا ہے۔اس کے کلام کا ہر لفظ اور ہر تعبیر ایسی حکمتیں سموئے ہوئے ہے جس کا احصاء کسی بشر کے بس کی بات ہی نہیں۔اسی وجہ سے کوئی بھی انسان قرآنِ کریم کے مکمل اور حتمی مصداق سے پوری طرح واقف نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اسے اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا ہے۔البتہ قرآنِ کریم کا جو مقصدِ نزولی ہے وہ قیامت تک کہ لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی ہے۔اور وہ راہنمائی قرآن ہر زمانے میں، ہر آئی کیو لیول کے، ہر انسان کی ہر وقت کرتا ہے۔

ب- قرآنِ کریم کا ترجمہ کیا جانا چاہئیے تاکہ عجمی لوگ قرآن کی ہدایت سے مستفید ہو سکے اور براہِ راست خدائے تعالٰی کے الفاظ کے نور سے اپنے روح و قلب کو تسکین پہنچا سکیں مگر کوئی بھی ترجمہ کبھی بھی نہ قرآن کہلا سکتا ہے۔اور نہ ہی قرآن کے اسرار کا مکمل بیان کہلا سکتا ہے۔

ت- قرآنِ کریم کے ترجمے کا نام لفظی ترجمہ رکھنا یا کہنا ٹھیک نہیں ہو گا۔قرآنِ کریم کے جتنے بھی تراجم کوئی بھی مترجم کرے وہ تفسیری ترجمہ ہی کہلا سکتا ہے۔کیونکہ وہ مفسر اپنی فہم نقل کرتا ہے۔

ث- کوئی بھی ترجمہ بالکل قرآن کے مطابق نہیں ہو سکتا۔تمام تراجم ہی تفسیری ہیں۔البتہ تفسیری ترجمہ کرنے کے لئے بھی جو مفسرِ قرآن کا میرٹ ہے اسے پورا کیا جانا ضروری ہے۔

ج- قرآنِ کریم کے اردو تراجم جو کہ اپنے مکاتب کے اساطینِ علم نے ہی کئے ہیں، اگرچہ انتہائی احتیاط اور خدا خوفی کے ساتھ کئے گئے ہیں مگر ان میں غلطیوں کا امکان بھی ہے اور وقوع بھی۔ان تراجم میں اختلافات کی نوعیت تین طرح کی ہے۔ترجمے میں حقیقتا کوئی غلطی ہوئی، یا اندازِ ترجمہ میں بے ادبی ہے، اور یا مترجم اپنے مخصوص نقطہ نظر کو ثابت کرنا چاہتا ہے۔جہاں تک پہلی دونوں قسموں کے فرق کا مسئلہ ہے تو یقیناً اس میں درستگی کی گنجائش بھی ہے اور درستگی کی بھی جا رہی ہے۔پہلی دونوں قسموں کی حد تک یقیناً نئے ترجمے جو لکھے جا رہے ہیں، تو ان میں سے اعتراض شدہ عبارتیں ختم ہو رہی ہیں، اور جدید ترجموں کو بہتر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔رہی بات پرانے کئے گئے تراجم کی تو ظاہری بات ہے کسی بھی مترجم کی عبارت کو بعد کے لوگوں کو تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے۔مگر پہلے تراجم چونکہ پرانی زبان میں لکھے گئے ہیں

اوران تراجم کاآج کے دور کے عام قاری کے لئے سمجھنا تقریباًنا ممکن ہے بلکہ یہ کہنا بجاہو گا کہ آج کے قاری کے لئے اس ترجمے کے بھی ترجمے کی ضرورت ہے۔

ح- البتہ رہی تیسرے قسم کے اختلاف کی بات تو یہ اگرچہ ایک مشکل معاملہ ہے اور محلِ نزاع بھی ہے، مگر ایسے مقامات قرآنِ کریم میں معدودے چند ہی ہیں۔

سفارشات:

★ ایسے وقت میں جبکہ ہر کس وناکس قرآنِ کریم کے تراجم سامنے رکھ کر حتی کہ بنیادی عربی سے واقفیت بھی حاصل کئے بغیر مترجم اور مفسر بنا پھر رہاہے۔ اہلِ سنت والجماعت ہونے کی مدعی تمام جماعتوں دیوبندی، بریلوی اور اہلِ حدیث حضرات کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ قرآنِ کریم کے ترجمہ میں خاص کر اور عمومی مجالس میں اگر ممکن ہو، متعصبانہ رویہ ترک کریں تا کہ عوام خالص غیر مشکک ذہن کے ساتھ قرآن کی دائمی تعلیمات سے مستفید ہو سکیں۔

کتابیات

1) القرآن الکریم

2) الإمام أحمد بن حنبل (١٦٤-٢٤١ھ). مسند الإمام أحمد بن حنبل. ٥٠ (آخر ٥ فهارس) vols. بیروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ-٢٠٠١م.

3) "اردو تراجم قرآن کی فہرست". فی آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا، 22 یونیو، 2021 . https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D8%A7%D8%B1%D8%AF%D9%88_%D8%AA%D8%B1%D8%A7%D8%AC%D9%85_%D9%82%D8%B1%D8%A2%D9%86_%DA%A9%DB%8C_%D9%81%DB%81%D8%B1%D8%B3%D8%AA&oldid=4639552, #.

4) الازھری، پیر محمد کرم شاہ. جمال القرآن. گنج بخش روڈ لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ١٩٨٦ء.

5) السیوطي، عبدالرحمن بن أبي بکر، جلال الدین. الإتقان في علوم القرآن. الهيئة المصرية العامة للکتاب، ١٣٩٤ھ/١٩٧٤م.

6) الفضل انٹرنیشنل. "جماعت احمدیہ پر لگائے جانے والے تحریف قرآن کے الزام پر ایک طائرانہ نظر"، 17 نومبر، 2020 . https://www.alfazl.com/2020/11/17/24479/.

7) القادری، ڈاکٹر طاہر. عرفان القرآن. ساتواں ایڈیشن اپریل ٢٠٠٦. لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، د.ت.

8) بریلوی، مولانا احمد رضا. کنز الایمان. بزم غلامان مصطفےٰ ﷺ، د.ت.

9) تھانوی، مولانا اشرف علی. تفسیر بیان القرآن. ٣م. لاہور: مکتبہ رحمانیہ، د.ت.

10) جالندی، قاری فتح محمد. ترجمہ فتح محمد. جلال پور جٹاں گجرات: قرآں کریم سوسائٹی، د.ت.

11) جوادی، سید ذیشان حیدر. انوار القرآن. لاھور: مصباح القرآن ٹرسٹ، د.ت.

12) دیوبندی، مولانا محمود الحسن. تفسیر عثمانی و ترجمہ شیخ الہند. کراچی: دار الاشاعت، د.ت.

13) عتر, نورالدین محمد عترالحلبي. علوم القــرآن الکریم. الطبعة: الأولی. دمشق: مطبعة الصباح, ١٤١٤هـ-١٩٩٣م.

14) علی, مولاناحافظ سید فرمان. ترجمــہ فرمان عــلی. لاہور: عمران کمپنی, د.ت.

15) غازی, ڈاکٹر محی الدین. "اردو تراجم قرآن پر ایک نظر", اردو تراجم قرآن پر ایک نظر (ا) مولانا امانت اللہ اصلاحیؒ کے افادات کی روشنی میں. تاریخ الوصول 11 ینایر، 2022. http://alsharia.org/2014/nov.

16) "کنزالایمان کا تفصیلی جائزہ". تاریخ الوصول 13 ینایر، 2022. http://library.ahnafmedia.com/218-books/kanzul-iman-ka-taqeeqi-jaiza/1918-kanzul-iman-ka-tafseeli-jaiza.

17) محدث فورم" .[Mohaddis Forum] پروفیسر محمد طاہر القادری کے متنازعہ افکار و کردار". تاریخ الوصول 14 ینایر، 2022 .
http://forum.mohaddis.com/threads/%D9%BE%D8%B1%D9%88%D9%81%DB%8C%D8%B3%D8%B1-%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF-%D8%B7%D8%A7%DB%81%D8%B1-%D8%A7%D9%84%D9%82%D8%A7%D8%AF%D8%B1%DB%8C-%DA%A9%DB%92-%D9%85%D8%AA%D9%86%D8%A7%D8%B2%D8%B9%DB%81-%D8%A7%D9%81%DA%A9%D8%A7%D8%B1-%D9%88%DA%A9%D8%B1%D8%AF%D8%A7%D8%B1.10870/.

18) مودودی, مولاناسید ابولاعلیٰ. تفہیم القــرآن. لاہور: ادارہ ترجمان القرآن, د.ت.

19) نجفی, محسن علی. بلاغ القــرآن. لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ, د.ت.

20) نجفی, محمد حسین. "دانشکدہ|دانشکدہ اسلام کے آفاقی پیغام اور روشن تعلیمات کا فروغ". تاریخ الوصول 14 ینایر، 2022 . http://danishkadah.com/quranurdu.php.

21) " .Akram, Noor یادداشتیں: پہلا چلہ، گوجرانوالہ اور لاہور 2004". یادداشتیں (blog), 19 یونیو، 2021 . https://pastnoor.blogspot.com/2021/06/2004.html.

22) " .Bilal, M قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندھی *UrduMehfil.Net* ." اردو محفــل (blog), 17 دیسمبر، 2006 . https://urdumehfil.net/2006/12/17/%d9%82%d8%b1%d8%a2-%d9%86-%d8%b4%d8%b1%db%8c%d9%81-%da%a9%db%92-%d8%ba%d9%84%d8%b7-%d8%aa%d8%b1%d8%ac%d9%85%d9%88-%da%ba-%da%a9%db%8c-%d9%86%d8%b4%d8%a7-%d9%86%d8%af%da%be%db%8c/.

23) Gebriela ، Mona Bakers تحقیق group of writers. *Routledge Encyclopedia of Translation Studies*. Saldanha. 2nd edition. London, New York,: Routledge Tayler and fransic group group, 2009.

24) " .Bilal, M قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندھی *UrduMehfil.Net* ." اردو محفــل (blog), December 17, 2006. https://urdumehfil.net/2006/12/17/%d9%82%d8%b1%d8%a2-%d9%86-%d8%b4%d8%b1%db%8c%d9%81-%da%a9%db%92-%d8%ba%d9%84%d8%b7-%d8%aa%d8%b1%d8%ac%d9%85%d9%88-%da%ba-%da%a9%db%8c-%d9%86%d8%b4%d8%a7-%d9%86%d8%af%da%be%db%8c/.

25) "اردو تراجم قرآن کی فہرست ." In آزاد دائرۃ المعــارف، ویکیپیڈیا. June 22, 2021 , https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D8%A7%D8%B1%D8%AF%D9%88_%D8%AA%D8%B1%D8%A7%D8%AC%D9%85_%D9%82%D8%B1%D8%A2%D9%86_%DA%A9%DB%8C_%D9%81%DB%81%D8%B1%D8%B3%D8%AA&oldid=4639552, #.

26) محدث فورم" .[Mohaddis Forum] پروفیسر محمد طاہر القادری کے متنازعہ افکار و کردار. Accessed January 14, 2022 ."
http://forum.mohaddis.com/threads/%D9%BE%D8%B1%D9%88%D9%81%DB%8C%D8%B3%D8%B1-%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF-%D8%B7%D8%A7%DB%81%D8%B1-

%D8%A7%D9%84%D9%82%D8%A7%D8%AF%D8%B1%DB%8C-%DA%A9%DB%92-
%D9%85%D8%AA%D9%86%D8%A7%D8%B2%D8%B9%DB%81-
%D8%A7%D9%81%DA%A9%D8%A7%D8%B1-
%D9%88%DA%A9%D8%B1%D8%AF%D8%A7%D8%B1.10870/.

27) Akram, Noor. "یادداشتیں: پہلا چلہ، گوجرانوالہ اور لاہور 2004." یادداشتیں (blog), June 19, 2021.
https://pastnoor.blogspot.com/2021/06/2004.html.

33. حوالہ جات

---

[1] group of writers, Routledge Encyclopedia of Translation Studies, تحقیق Mona Bakers و Gebriela Saldanha, 2nd edition (London, New York,: Routledge Tayler and fransic group, 2009).

[2] نورالدين محمد عترالحلبي عتر, علوم القرآن الكريم, الطبعة: الأولى (دمشق: مطبعة الصباح, ١٤١٤ه-١٩٩٣م). (ص 117-116)

[3] عتر. (ص 117)

[4] عبدالرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي, الإتقان في علوم القرآن (الهيئة المصرية العامة للكتاب, ١٣٩٤ه-/١٩٧٤م).»(200/4)

[5] عتر, علوم القرآن الكريم. (ص 119)

[6] "اردو تراجم قرآن کی فہرست", في آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا, 22 یونیو، 2021 ,
https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D8%A7%D8%B1%D8%AF%D9%88_%D8%AA%D8%B1%D8%A7%D8%AC%D9%85_%D9%82%D8%B1%D8%A2%D9%86_%DA%A9%DB%8C_%D9%81%DB%81%D8%B1%D8%B3%D8%AA&oldid=4639552, #.

[7] [الكهف: 31]

[8] [يونس: 9]

[9] [الأعراف: 43]

[10] [الزخرف: 51]

[11] [الفيل: 5]

1. [12] نحل: آیت 53

[13] مولانا احمد رضا بریلوی, کنزالایمان (بزم غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم, د.ت).

[14] پیر محمد کرم شاہ الازھری, جمال القرآن (گنج بخش روڈ لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز, ١٩٨٦).

[15] تبیان القرآن: 6: ص 464

[16] تفسیر الحسنات: ج 3:516

[17] "کنزالایمان کا تفصیلی جائزہ", تاریخ الوصول 13 ینایر، 2022, http://library.ahnafmedia.com/218-books/kanzul-iman-ka-taqeeqi-jaiza/1918-kanzul-iman-ka-tafseeli-jaiza.

[18] [النساء: 142]

[19] قاری فتح محمد جالندی, ترجمہ فتح محمد (جلال پور جٹاں گجرات: قرآں کریم سوسائٹی, د.ت).

[20] مولانا حافظ سید فرمان علی, ترجمہ فرمان علی (لاہور: عمران کمپنی, د.ت).

[21] بریلوی, کنزالایمان.

[22] M. Bilal, "قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندھی", UrduMehfil.Net اردو محفل (blog), 17 دیسمبر،2006 , https://urdumehfil.net/2006/12/17/%d9%82%d8%b1%d8%a2-%d9%86-%d8%b4%d8%b1%db%8c%d9%81-%da%a9%db%92-%d8%ba%d9%84%d8%b7-%d8%aa%d8%b1%d8%ac%d9%85%d9%88-%da%ba-%da%a9%db%8c-%d9%86%d8%b4%d8%a7-%d9%86%d8%af-%da%be%db%8c/.

[23] ڈاکٹر طاہر القادری, عرفان القرآن, ساتواں ایڈیشن اپریل ۲۰۰۶ (لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز, د.ت).

[24] القادری.

[25] القادری.

[26] القادری.

[27] "پروفیسر محمد طاہر القادری کے متنازعہ افکار و کردار", محدث فورم [Mohaddis Forum], تاریخ الوصول 14 ینایر،2022 , http://forum.mohaddis.com/threads/%D9%BE%D8%B1%D9%88%D9%81%DB%8C%D8%B3%D8%B1-%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF-%D8%B7%D8%A7%DB%81%D8%B1-%D8%A7%D9%84%D9%82%D8%A7%D8%AF%D8%B1%DB%8C-%DA%A9%DB%92-%D9%85%D8%AA%D9%86%D8%A7%D8%B2%D8%B9%DB%81-%D8%A7%D9%81%DA%A9%D8%A7%D8%B1-%D9%88%DA%A9%D8%B1%D8%AF%D8%A7%D8%B1.10870/.

[28] [الأنفال:30]

[29] مولانا محمود الحسن دیوبندی, تفسیر عثمانی و ترجمہ شیخ الہند (کراچی: دار الاشاعت, د.ت).

[30] مولانا اشرف علی تھانوی, تفسیر بیان القرآن, ۳م (لاہور: مکتبہ رحمانیہ, د.ت).

[31] مولانا سید ابولاعلیٰ مودودی, تفہیم القرآن (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن, د.ت).

[32] [البقرۃ:15]

[33] مودودی, تفہیم القرآن.

[34] دیوبندی, تفسیر عثمانی و ترجمہ شیخ الہند.

[35] بریلوی, کنزالایمان.

[36] [یوسف:8]

[37] مودودی, تفہیم القرآن.

[38] تھانوی, تفسیر بیان القرآن.

[39] [الشوریٰ:52]

[40] مودودی, تفہیم القرآن.

[41] تھانوی, تفسیر بیان القرآن.

[42] بریلوی, کنزالایمان.

43 [البقرۃ:115]

44 مودودی, تفہیم القرآن.

45 تھانوی, تفسیر بیان القرآن.

46 بریلوی, کنزالایمان.

47 [الضحی:7]

48 تھانوی, تفسیر بیان القرآن.

49 مودودی, تفہیم القرآن.

50 بریلوی, کنزالایمان.

51 Noor Akram, "یادداشتیں: پہلا چلہ، گوجرانوالہ اور لاہور 2004", یادداشتیں (blog), 19 یونیو، 2021 , https://pastnoor.blogspot.com/2021/06/2004.html.

52 الضحی: آیت 3

53 الم شرح: آیت 3

54 بریلوی, کنزالایمان.

55 البقرۃ: آیت 273

56 بریلوی, کنزالایمان.

57 الشعراء: آیت 20

58 بریلوی, کنزالایمان.

59 البقرہ: آیت 26

60 بریلوی, کنزالایمان.

61 [آل عمران:28ب]

62 محمد حسین نجفی, "دانشکدہ|دانشکدہ اسلام کے آفاقی پیغام اور روشن تعلیمات کا فروغ", تاریخ الوصول 14 ینایر، 2022 , http://danishkadah.com/quranurdu.php.

63 [النساء:24]

64 محسن علی نجفی, بلاغ القرآن (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ, د.ت).

65 الأنعام:50

66 بریلوی, کنزالایمان.

67 القادری, عرفان القرآن.

68 [الجن:27]

69 القادری, عرفان القرآن.

[70] الکھف:110[

[71] بریلوی, کنزالایمان.

[72] الاحزاب:45[

[73] بریلوی, کنزالایمان.

[74] الفتح:8[

[75] بریلوی, کنزالایمان.

[76] طٰہ:7[

[77] طاہر القادری

[78] [الاعراف:54]

[79] نواب وحید الزماں

References

1. group of writers, Routledge Encyclopedia of Translation Studies, Mona Bakers, Gebriela Saldanha, 2nd edition (London, New York,: Routledge Tayler and fransic group, 2009).
2. Nur al-Din Muhammad Atr al-Halabi Atar, Sciences of the Holy Qur'an, first edition (Damascus: Al-Sabah Press, 1414 AH - 1993 AD). (pp. 117-116)
3. Attar. (117)
4. Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, Jalal al-Din al-Suyuti, Perfection in the Sciences of the Qur'an (Egyptian General Book Organization, 1394 AH / 1974 AD). » (4/ 200)
5. Ater, Sciences of the Holy Quran. (p.119)
6. "List of Urdu Translations of the Qur'an", Wikipedia, 22 June, 2021, https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D8%A7%D8%B1%D8%AF%D9%88_%D8%AA%D8%B1%D8%A7%D8%AC%D9%85_%D9%82%D8%B1%D8%A2%D9%86_%DA%A9%DB%8C_%D9%81%DB%81%D8%B1%D8%B3%D8%AA&oldid=4639552, #.
7. [Kahaf: 31]
8. [Yunus: 9]
9. [Al-Airaf: 43]
10. [Al-Zakhruf: 51]
11. [Al-Feel: 5]
12. N a h a l : 5 3 .
13. Maulana Ahmad Reza Barelvi, Kanzal Iman (Bazm Ghulaman Mustafa, D.T.).
14. Pir Muhammad Karam Shah Al-Azhari, Jamal-ul-Quran (Ganj Bakhsh Road, Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 1986).
15. Explanation of the Qur'an: 6: p. 464
16. Tafsir al-Hasanat, vol. 3: 516
17. "A Detailed Review of Kanz-ul-Iman", Tarikh-ul-Awwal, 13, 2022, http://library.ahnafmedia.com/218-books/kanzul-iman-ka-taqeeqi-jaiza/1918-kanzul-iman-ka-tafseeli-jaiza.
18. [Al-Nisa: 142]
19. Fari Fateh Muhammad Jalandi, translated by Fateh Muhammad (Jalalpur Jattan Gujarat: Qur'an Karim Society, D.T.).
20. Maulana Hafiz Syed Farman Ali, translated by Farman Ali (Lahore: Imran Company, D.T.).

21. Barelvi, Kanzalimaan.
22. M. Bilal, "Mistranslations of the Qur'an", UrduMehfil.Net Urdu Mehfil (blog), December 17 , 2006, https://urdumehfil.net/2006/12/17/%d9%82%d8%b1%d8%a2-%d9%86-%d8%b4%d8%b1%db%8c%d9%81-%da%a9%db%92-%d8%ba%d9%84%d8%b7-%d8%aa%d8%b1%d8%ac%d9%85%d9%88-%da%ba-%da%a9%db%8c-%d9%86%d8%b4%d8%a7-%d9%86%d8%af-%da%be%db%8c/.
23. Dr Tahir-ul-Qadri, Irfan-ul-Quran, 7th edition April 2006 (Lahore: Minhaj-ul-Quran Publications, D.T.).
24. Al-Qadri.
25. Al-Qadri.
26. Al-Qadri.
27. "Controversial Thoughts and Roles of Professor Muhammad Tahir-ul-Qadri", Muhaddith Forum [Mohaddis Forum], Tarikh-ul-Publication 14, 2022 , http://forum.mohaddis.com/threads/%D9%BE%D8%B1%D9%88%D9%81%DB%8C%D8%B3%D8%B1-%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF-%D8%B7%D8%A7%DB%81%D8%B1-D8%A7%D9%84%D9%82%D8%A7%D8%AF%D8%B1%DB%8C-%DA%A9%DB%92-%D9%85%D8%AA%D9%86%D8%A7%D8%B2%D8%B9%DB%81-%D8%A7%D9%81%DA%A9%D8%A7%D8%B1-%D9%88%DA%A9%D8%B1%D8%AF%D8%A7%D8%B1.10870/.
28. [Anfal: 30]
29. Maulana Mahmood-ul-Hasan Deobandi, Tafseer Usmani and Translation of Shaykh-ul-Hind (Karachi: Dar-ul-Pasat, D.T.).
30. Maulana Ashraf Ali Thanvi, Tafsir Bayan-ul-Quran, 3M (Lahore: Maktaba Rahmania, D.T.).
31. Mawlana Syed Abul Ala Maududi, Tafahim-ul-Quran (Lahore: Institute of Interpreter-ul-Quran, D.T.).
32. [Al-Baqarah: 15]
33. Maududi, Tafahim-ul-Quran.
34. Deobandi, Tafseer Usmani and Translation Shaykh-ul-Hind.
35. Barelvi, Kanzalimaan.
36. [Yousuf: 8]
37. Maududi, Tafahim-ul-Quran.
38. Thanvi, Tafsir Bayan-ul-Quran.
39. [Shura: 52]
40. Maududi, Tafahim-ul-Quran.
41. Thanvi, Tafsir Bayan-ul-Quran.
42. Barelvi, Kanzalimaan.
43. [Al-Baqarah: 115]
44. Maududi, Tafahim-ul-Quran.
45. Thanvi, Tafsir Bayan-ul-Quran.
46. Barelvi, Kanzalimaan.
47. Al-Duha: 7
48. Thanvi, Tafsir Bayan-ul-Quran.
49. Maududi, Tafahim-ul-Quran.
50. Barelvi, Kanzalimaan.
51. Noor Akram, "Memoirs: First Chilla, Gujranwala and Lahore 2004", blog, 19 June, 2021, https://pastnoor.blogspot.com/2021/06/2004.html.
52. Al-Duha: Verse 3
53. Al-Nashrah: Verse 3
54. Barelvi, Kanzalimaan.

55. Al-Baqara: Verse 273
56. Barelvi, Kanzalimaan.
57. Al-Shura: 20
58. Barelvi, Kanzalimaan.
59. Al-Baqara: 26
60. Barelvi, Kanzalimaan.
61. [Al-Imran: 28]
62. Muhammad Hussain Najafi, "Daanishkadah | Danishkadah Promotes the Universal Message of Islam and Bright Teachings", Dated 14 January, 2022, http://danishkadah.com/quranurdu.php.
63. [Al-Nisaa: 24]
64. Mohsin Ali Najafi, Blaagh-ul-Quran (Lahore: Misbah-ul-Quran Trust, d.t.).
65. Al-Inam: 50
66. Barelvi, Kanzalimaan.
67. Al-Qadri, Irfan al-Qur'an.
68. [Al-Jin: 27]
69. Al-Qadri, Irfan al-Qur'an.
70. [Al-Kahf: 110]
71. Barelvi, Kanzalimaan.
72. [Al-Ahzaab: 45]
73. Barelvi, Kanzalimaan.
74. [Al-Fath: 8]
75. Barelvi, Kanzalimaan.
76. [Tah: 7]
77. Tahir-ul-Qadri
78. [Al-A'raf: 54]
79. Nawab Wahid-ul-Zaman